باسمہ تعالیٰ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

کیا فرماتے ہیں مفتیان کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ بندہ کی مسجد محلہ سے کچھ افراد تبلیغی جماعت میں ۷ ماہ کیلئے بیرون ملک تشریف لے گئے افریقہ اور ملائیشیا ممالک میں ان کی تشکیل ہو گئی جہاں پر بعض جگہ پر ائمہ مساجد فجر میں قنوت نازلہ پڑھتے تھے اور بعض جگہ پر امام مسجد مغرب اور عشاء کی نماز میں قرآن سے دیکھ کر تلاوت کرتے تھے بایں طور کہ قرآن مجید رحل پر بڑے سائز میں رکھا ہوتا اور وہ قیام کی حالت میں اس سے دیکھ کر پڑھتے اور بعض جگہ تراویح اور فرض نمازوں میں قرآن مجید کا نسخہ چھوٹا جیبی سائز کا دوران نماز نکال کر اس سے دوران نماز تلاوت کرتے تھے۔

دریافت طلب امر یہ ہے کہ کیا اس طرح کسی مسلک میں جائز ہے یا بالاجماع ناجائز ہے اور کیا حنفی المسلک شخص کی نماز ایسے امام کے پیچھے درست ہو جائے گی یا اس کو کیا کرنا چاہئے اگر علیحدہ نماز یا علیحدہ جماعت کرائی جائے تو تشدید فتنے کا خوف اور جماعت میں انتشار کا سبب بھی ہے لہذا قرآن وحدیث کی روشنی میں راہنمائی فرمائیں بندہ آپ کا مشکور ہوگا۔

سائل محمد کامران صدیق
0331-3526726
فاضل جامعہ اشرفیہ، لاہور
حال مقیم راولپنڈی

دار الافتاء
فتویٰ نمبر ۱۸۱۵/۲۰۵
جامعہ دارالعلوم کراچی

(۲)

0243

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب حامداً و مصلیاً

۱)۔۔۔اگر کوئی امام نمازِ فجر میں قنوت پڑھے تو حنفی خاموش کھڑے رہیں، اس صورت میں حنفی کی نماز بغیر کراہت اداء ہو جائیگی، البتہ شافعی کے پیچھے حنفی کی اقتداء چند شرائط کے ساتھ جائز ہے:

۱. حنفی کے مذہب کے مطابق شافعی کی نماز میں کوئی مفسدِ نماز فعل نہ ہو۔

۲. حنفی مقتدی کو یقین ہو کہ شافعی امام مفسداتِ نماز کے اہم مسائل میں احتیاط سے کام لیتا ہے مثلاً بہتے ہوئے خون کے نکلنے سے وضو کرلیتا ہے تو اس کی اقتداء میں نماز ادا کرنا درست ہے، اور اگر اسے اس کا یقین ہو کہ امام نے کسی ایسے عمل کا ارتکاب کیا ہے جو حنفیہ کے نزدیک مفسدِ صلاۃ ہے تو نماز صحیح نہ ہوگی، اور اگر اس سلسلے میں کچھ معلوم نہیں کہ احتیاط کرتا ہے یا نہیں تو نماز مکروہ ہوگی، تاہم ایسی صورت میں اکیلے نماز پڑھنے سے ایسے امام کے پیچھے نماز پڑھ لینا بہر حال بہتر ہے۔ (ماخذہٗ: فتاوی عثمانی ج ۱، ص ۳۷۴/ کفایت المفتی ج ۳، ص ۹۲)

لما في الدر المختار (2 / 8)

(وَيَأْتِي الْمَأْمُومُ بِقُنُوتِ الْوِتْرِ) وَلَوْ بِشَافِعِيٍّ يَقْنُتُ بَعْدَ الرُّكُوعِ لِأَنَّهُ مُجْتَهِدٌ فِيهِ (لَا الْفَجْرِ) لِأَنَّهُ مَنْسُوخٌ (بَلْ يَقِفُ سَاكِتًا عَلَى الْأَظْهَرِ) مُرْسِلًا يَدَيْهِ.

وتحته في حاشية ابن عابدين:

(قَوْلُهُ: وَيَأْتِي الْمَأْمُومُ إلَخْ) هَذَا مِنْ الْمَسَائِلِ الْخَمْسِ الْآتِيَةِ الَّتِي يَفْعَلُهَا الْمُؤْتَمُّ إنْ فَعَلَهَا الْإِمَامُ، وَمَا مَشَى عَلَيْهِ الْمُصَنِّفُ تَبَعًا لِلْكَنْزِ هُوَ الْمُخْتَارُ كَمَا فِي الْبَحْرِ عَنْ الْمُحِيطِ . . . (قَوْلُهُ: وَلَوْ بِشَافِعِيٍّ إلَخْ) أَيْ وَيَقْنُتُ بِدُعَاءِ الِاسْتِعَانَةِ لَا دُعَاءِ الْهِدَايَةِ الَّذِي يَدْعُو بِهِ إمَامُهُ . . . (قَوْلُهُ: بَلْ يَقِفُ) وَقِيلَ يَقْعُدُ، وَقِيلَ يُطِيلُ الرُّكُوعَ، وَقِيلَ يَسْجُدُ إلَى أَنْ يُدْرِكَهُ فِيهِ، شُرُنْبُلَالِيَّةٌ. (قَوْلُهُ: مُرْسِلًا يَدَيْهِ) لِأَنَّ الْوَضْعَ سُنَّةُ قِيَامٍ طَوِيلٍ فِيهِ مَسْنُونٌ، وَهَذَا الذِّكْرُ لَيْسَ بِمَسْنُونٍ عِنْدَنَا.

دار الافتاء

وفيه أيضاً (1 / 563):

مَطْلَبٌ فِي الِاقْتِدَاءِ بِشَافِعِيٍّ وَنَحْوِهِ هَلْ يُكْرَهُ أَمْ لَا؟

وَظَاهِرُ كَلَامِ شَرْحِ الْمُنْيَةِ أَيْضًا حَيْثُ قَالَ: **وَأَمَّا الِاقْتِدَاءُ بِالْمُخَالِفِ فِي الْفُرُوعِ كَالشَّافِعِيِّ فَيَجُوزُ مَا لَمْ يُعْلَمْ مِنْهُ مَا يُفْسِدُ الصَّلَاةَ عَلَى اعْتِقَادِ الْمُقْتَدِي، عَلَيْهِ الْإِجْمَاعُ**، إنَّمَا اُخْتُلِفَ فِي الْكَرَاهَةِ. اهـ فَقَيَّدَ بِالْمُفْسِدِ دُونَ غَيْرِهِ كَمَا تَرَى. وَفِي رِسَالَةِ [الِاهْتِدَاءِ فِي الِاقْتِدَاءِ] لِمُنْلَا عَلِيٍّ الْقَارِئِ: ذَهَبَ عَامَّةُ مَشَايِخِنَا إلَى الْجَوَازِ إذَا كَانَ يَحْتَاطُ فِي مَوْضِعِ الْخِلَافِ وَإِلَّا فَلَا.

۲)۔۔۔مسلکِ احناف کے مطابق مصحفِ پاک سے دیکھ کر امامت کرنا مفسدِ نماز ہے چاہئے فرض ہو، یا نفل یا تراویح، (محمول یا موضوع علی الرحل ہو، علی القول الصحیح) سب کا یہی حکم ہے، اس لئے حنفیُّ المسلک کے لئے ایسے امام (جو کہ دوران امامت دیکھ کر قراءت کرتا ہو) کے پیچھے نماز پڑھنا درست نہیں ہے۔

تاہم صورتِ مسئولہ میں اگر کوئی اور صورت ممکن نہ ہو، اور شدید فتنے کا اندیشہ بھی ہو، اور جماعت میں انتشار کا سبب بھی ہو تو اس صورت میں بوجہ مجبوری صاحبین رحمہااللہ تعالی کے قول پر عمل کرنے کی گنجائش معلوم ہوتی ہے۔

ففي "المجموع بشرح المهذب" للإمام النووي رَحِمَهُ ٱللَّهُ (4 / 95):

لَوْ قَرَأَ الْقُرْآنَ مِنْ الْمُصْحَفِ لَمْ تَبْطُلْ صَلَاتُهُ سَوَاءٌ كَانَ يَحْفَظُهُ أَمْ لَا، بَلْ يَجِبُ عَلَيْهِ ذَلِكَ إذَا لَمْ يَحْفَظْ الْفَاتِحَةَ كَمَا سَبَقَ، وَلَوْ قَلَّبَ أَوْرَاقَهُ أَحْيَانًا فِي صَلَاتِهِ لَمْ تَبْطُلْ . . . **وَهَذَا الَّذِي ذَكَرْنَاهُ مِنْ أَنَّ الْقِرَاءَةَ فِي الْمُصْحَفِ لَا تُبْطِلُ الصَّلَاةَ مَذْهَبُنَا وَمَذْهَبُ مَالِكٍ وَأَبِي يُوسُفَ وَمُحَمَّدٍ وأحمد. قال أَبُو حَنِيفَةَ: تُبْطِلُ**، قَالَ أَبُو بَكْرٍ الرَّازِيّ: أَرَادَ إذَا لَمْ يَحْفَظْ الْقُرْآنَ وَقَرَأَ كَثِيرًا فِي الْمُصْحَفِ، فَأَمَّا إنْ كَانَ يَحْفَظُهُ أَوْ لَا يَحْفَظُهُ وَقَرَأَ يَسِيرًا كَالْآيَةِ وَنَحْوِهَا فَلَا تَبْطُلُ، وَاحْتَجَّ لَهُ بِأَنَّهُ يَحْتَاجُ فِي ذَلِكَ إلَى فِكْرٍ وَنَظَرٍ، وَذَلِكَ عَمَلٌ كَثِيرٌ، وَكَمَا لَوْ تَلَقَّنَ مِنْ غَيْرِهِ فِي الصَّلَاةِ، وَاحْتَجَّ أَصْحَابُنَا بِأَنَّهُ أَتَى بِالْقِرَاءَةِ، وَأَمَّا الْفِكْرُ وَالنَّظَرُ فَلَا تَبْطُلُ الصَّلَاةُ بِالِاتِّفَاقِ إذَا كَانَ فِي غَيْرِ الْمُصْحَفِ، فَفِيهِ أَوْلَى، وَأَمَّا التَّلْقِينُ فِي الصَّلَاةِ فَلَا يُبْطِلُهَا عِنْدَنَا بِلَا خِلَافٍ.

وفي "الهداية شرح بداية المبتدي" (1 / 63):

(وإذا قرأ الإمام من المصحف فسدت صلاته عند أبي حنيفة رحمه الله تعالى وقالا: هي تامة)؛ لأنها عبادة انضافت إلى عبادة أخرى (إلا أنه يكره) لأنه